پھر آؤ کرے قطب دیں سردار کا ماتم

پھر آؤ کرے قطب دیں سردار کا ماتم
انکار نہ ہو دل سے ہو اقرار کا ماتم

جس نے ہمارے واسطے جھیلی ہو سختیاں
جس نے ہمارے واسطے پہنی ہو بیڑیاں
حق پر جو مٹ گیا اُسی حقدار کا ماتم

دین رسول سے نہ ہٹا ہر ستم سہے
ہر غم حسین کی طرح خوش ہوکے پی لیئے
ہے نائب حسین کے دین دار کا ماتم

دختر کو اپنی چھوڑ کے تنہا چلا گیا
سیلاب آنسوؤں کا بہاتا چلا گیا
ظلموں ستم کے ہاتھوں گرفتار کا ماتم

باندھے ہوے تھے سر پہ کفن قتل گاہ میں
عاشور کا سما گیا منظر نگاہ میں
ممتاز شہادت کے خریدار کا ماتم

اِلزام رافضی کا لگا قید سے بد سِیر
سُنّت کی راہ پر رہے مولی بہ کرّ و فر
مِلّت کے محافظ کے طرف دار کا ماتم

آیا جلالِ حیدر کرّار کی طرح
وِفرے تو ہوبہو تھے علمدار کی طرح
اُس عاشقِ جاں باز کے جرّار کا ماتم

ہمکو مصیبتو سے بچا کر چلا گیا
کشتی ہماری پار لگا کر چلا گیا
ہم بےکسوں بے یارو کے مددگار ماتم

سیدنا سیف دین سے ماتم ہے آشکار
برہان دیں بھی کرتے ہے ماتم یہ باربار
شارق بصد خلوص خدّار کا ماتم